سلسلۂ اَربعینات — اَلتَّبَرُّکُ بِالنَّبِيِّ ﷺ

اَلشَّرَفُ الْعَلِيّ
فِي
التَّبَرُّکِ بِالنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس سے
حصولِ برکت پر چالیس اَحادیث مبارکہ﴾

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون: (+92-42)111-140-140،3516 8514

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: (+92-42) 37237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : اَلشَّرَفُ الْعَلِيّ فِي التَّبَرُّکِ بِالنَّبِيِّ ﷺ
﴿حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس سے حصولِ برکت پر چالیس اَحادیث مبارکہ﴾

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج : حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی

اِہتمامِ اِشاعت : فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اَوّل : اگست 2010ء (1,100)

قیمت : -/40 روپے

❁ ❁ ❁

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنزل و ایم ۴ / ۹۷۰-۳۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱ / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱ / ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

اَہلِ علم وسعادت نے اپنے اپنے دور کی ضرورت اور تقاضوں کے مطابق لوگوں کے علم وفکر اورعقیدہ وعمل کی حفاظت اور پختگی کے لیے چھوٹے بڑے مجموعہ ہائے اَحادیث مرتب فرمائے۔ اِن مجموعہ ہائے اَحادیث میں سے ہی ایک قسم اَربعین کی ہے جس سے مراد چالیس اَحادیث مبارکہ کا مجموعہ ہے۔ مبلغ حدیث کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے خصوصی دعا فرمائی ہے۔ فرمانِ اَقدس ہے: نَضَّرَ اللهُ امْرَاً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا، فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ (اللہ تعالیٰ اُس شخص کو رونق وتازگی عطا فرمائے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی، پھر اسے یاد رکھا یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچایا)۔ (سنن الترمذی)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مد ظلہ العالی کا شمار عصرِ حاضر کے اُن جلیل القدر محدّثین میں ہوتا ہے جنہوں نے دورِ جدید کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عوام وخواص دونوں کی علمی وفکری رہنمائی اورعقیدہ وعمل کی پختگی کے لیے اَسلاف کی روایات کے مطابق جہاں المنهاج السوی، هداية الأمة اور جامع السنة جیسے نہایت مستند اور ضخیم مجموعہ ہائے اَحادیث مرتب فرمائے، وہیں حضور نبی اکرم ﷺ کے مذکورہ بالا فرمان مبارک سے تبلیغ واِشاعتِ حدیث کی فضیلت اور اس سے حاصل ہونے والے دُنیوی واُخروی فیوض وبرکات سمیٹنے اور دعاءِ رسول ﷺ کا مصداق بننے کے لیے بصورتِ اَربعین مختصر مجموعہ ہائے اَحادیث مرتب کرنے کی علمی

روایت کو بھی آگے بڑھایا تاکہ وسائل و ذرائع کی کمی اور قلتِ وقت کے شکار لوگ فرموداتِ رسول ﷺ سے مستنیر ہوسکیں۔

اللہ ﷻ جو قادر و قیوم اور تمام برکتوں کا مالک ہے اس نے اپنے حبیبِ مکرّم ﷺ کی ذاتِ اَقدس کو نہ صرف بابرکت بنایا بلکہ جو چیزیں آپ ﷺ کی ذاتِ اَقدس سے منسوب ہوگئیں وہ بھی بابرکت قرار پائیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے آثارِ مبارکہ کو بطورِ تبرک محفوظ رکھنا اور ان سے برکت حاصل کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعینِ عظام کا معمول رہا ہے۔ دورِ صحابہ و تابعین کے بعد نسل در نسل ہر زمانے میں اَکابر اَئمہ و مشائخ کے علاوہ خلفاء و سلاطین بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے آثار و تبرکات کی حفاظت کا بڑے ادب و احترام کے ساتھ خصوصی اہتمام کرتے رہے ہیں۔ ’’تبرک‘‘ کی اسی حیثیت کو مزید اُجاگر کرنے کے لیے زیرِ نظر ’’اَربعین‘‘ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اَقدس سے حصولِ تبرک پر مستند ذخیرۂ حدیث سے چالیس اَحادیث جمع کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں کماحقہٗ فرموداتِ نبوی سے اِستفادہ کرنے اور بساط بھر اِن تعلیمات کو عام کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

(حافظ ظہیر اَحمد الاِسنادی)

رِیسرچ اسکالر، فرید ملّت رحمۃ اللہ علیہ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ ط اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَا تُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ○ (التّوبة، ٩: ٨٤)

”اور آپ کبھی بھی ان (منافقوں) میں سے جو کوئی مر جائے اس (کے جنازے) پر نماز نہ پڑھیں اور نہ ہی آپ اس کی قبر پر کھڑے ہوں (کیوں کہ آپ کا کسی جگہ قدم رکھنا بھی رحمت و برکت کا باعث ہوتا ہے اور یہ آپ کی رحمت و برکت کے حقدار نہیں ہیں)۔ بے شک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ کفر کیا اور وہ نافرمان ہونے کی حالت میں ہی مر گئے ○“

٢. هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ج قَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ج اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ○ (التّوبة، ٩: ٨٤)

”اُسی جگہ زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی، عرض کیا: میرے مولا! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو ہی دعا کا سننے والا ہے ○“

٣. اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰی وَجْهِ اَبِیْ يَاْتِ بَصِيْرًا ج

وَاْتُوْنِیْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَo وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْ لَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِo قَالُوْا تَاللهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِo فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ج قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ج اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَo

(يوسف، ١٢: ٩٣۔٩٦)

’’میرا یہ قمیض لے جاؤ، سو اسے میرے باپ کے چہرے پر ڈال دینا، وہ بینا ہو جائیں گے، اور (پھر) اپنے سب گھر والوں کو میرے پاس لے آؤo اور جب قافلہ (مصر سے) روانہ ہوا ان کے والد (یعقوب علیہ السلام) نے (کنعان میں بیٹھے ہی) فرما دیا، بے شک میں یوسف کی خوشبو پا رہا ہوں اگر تم مجھے بڑھاپے کے باعث بہکا ہوا خیال نہ کروo وہ بولے: اللہ کی قسم یقیناً آپ اپنی (اسی) پرانی محبت کی خود رفتگی میں ہیںo پھر جب خوشخبری سنانے والا آ پہنچا اس نے وہ قمیض یعقوب (علیہ السلام) کے چہرے پر ڈال دیا تو اسی وقت ان کی بینائی لوٹ آئی، یعقوب (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ بے شک میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي مُوْسٰى ﷺ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ بِـلَالٌ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَلَا تُنْجِزُ لِي مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ: أَبْشِرْ، فَقَالَ: قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ فَأَقْبَلَ عَلٰى أَبِي مُوْسٰى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ: رَدَّ الْبُشْرَى فَاقْبَـلَا أَنْتُمَا قَالَا: قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ: اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا وَأَبْشِرَا فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَـلَا، فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رضي الله عنها مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَنْ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة الطائف في شوال سنة ثمان، ٤/١٥٧٣، الرقم: ٤٠٧٣، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي موسى وأبي عامر الأشعريين، ٤/١٩٤٣، الرقم: ٢٤٩٧۔

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا جبکہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان جعرانہ کے مقام پر قیام پذیر تھے اور اس وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کی بارگاہ میں موجود تھے تو بارگاہِ نبوت میں ایک اعرابی آ کر کہنے لگا: (یارسول اللہ!) کیا آپ اپنا وہ وعدہ پورا نہیں فرمائیں گے جو آپ نے مجھ سے کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (جنت کی) بشارت قبول کرو۔ وہ کہنے لگا کہ آپ اکثر مجھے صرف یہی فرما دیتے ہیں۔ پس آپ ﷺ غصے کی حالت میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس نے تو بشارت قبول نہیں کی، کیا تم دونوں اسے قبول کرتے ہو؟ دونوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ہم اسے قبول کرتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگایا اس میں اپنے دستِ اقدس اور چہرہ مبارک دھویا اور پھر اس میں کلی فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا: تم دونوں اسے پی لو۔ باقی اپنے چہروں اور سینوں پر چھڑک لو اور دونوں (جنت کی) بشارت حاصل کرو۔ پس دونوں حضرات نے برتن لے کر حکم کی تعمیل کی۔ تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے (جو کہ پردے کے اندر سے یہ ساری صورتحال دیکھ رہیں تھیں) انہیں آواز دی کہ اس (بابرکت) پانی میں سے (کچھ حصہ) اپنی ماں کے لیے بھی ضرور چھوڑنا۔ تو ان دونوں صحابہ نے (وہ پانی بچا کر) ان کی خدمت میں بھی بطورِ تبرک پیش کر دیا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ أَتٰی رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ، فَأَمَرَ بِهٖ، فَأُخْرِجَ، فَوَضَعَهُ عَلٰی رُکْبَتَيْهِ، وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ وَأَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ، فَاللهُ أَعْلَمُ. وَکَانَ کَسَا عَبَّاسًا رضی الله عنه قَمِيْصًا. قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ أَبُوْ هَارُوْنَ: وَکَانَ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَمِيْصَانِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلْبِسْ أَبِي قَمِيْصَکَ الَّذِي يَلِي جِلْدَکَ، قَالَ سُفْيَانُ: فَيُرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَلْبَسَ عَبْدَ اللهِ قَمِيْصَهُ مُکَافَأَةً لِمَا صَنَعَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ عبد اللہ بن اُبی کی قبر پر تشریف لے گئے جبکہ اسے گڑھے میں داخل کر دیا گیا تھا۔ آپ ﷺ کے حکم پر اسے باہر نکالا گیا تو آپ ﷺ نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھا۔ اس پر اپنا لعاب دہن ڈالا اور اپنی قمیص اسے پہنائی۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ اس (عبد اللہ بن اُبی) نے (حضور ﷺ کے چچا) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو (غزہ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب الجنائز، باب هل يخرج الميت من القبر واللحد لعلة، ١/٤٥٣، الرقم: ١٢٨٥، ومسلم في الصحيح، کتاب صفات المنافقين وأحکامهم، ٤/٢١٤٠، الرقم: ٢٧٧٣.

بدر کے موقع پر جب وہ قیدی بن کر آئے تھے) اپنی قمیص پہنائی تھی۔ حضرت سفیان سے روایت ہے کہ حضرت ہارون نے فرمایا: اس وقت رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک پر دو قمیصیں تھیں۔ عبد اللہ بن ابی کے بیٹے (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی تھے) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے باپ کو وہ قمیص پہنائیں جو جسم اطہر سے لگی ہوئی ہے۔ حضرت سفیان نے بیان کیا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس لیے عبد اللہ بن اُبی کو اپنی قمیص پہنائی کہ اس کے اس احسان کا بدلہ ہو جائے (جو اس نے آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیص دے کر کیا تھا)۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيْمَةِ، ثُمَّ أَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ، فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب ما جاء في غسل البول، ۱/۸۸، الرقم:۲۱۵، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه، ۱/۲۴۰، الرقم: ۲۹۲۔

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے (قبر کے اندر ان پر گزرنے والے حالات سے باخبر ہو کر صحابہ کرام سے) فرمایا: انہیں عذابِ قبر ہو رہا ہے اور وہ بھی کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں بلکہ ان میں سے ایک تو پیشاب کے وقت پردہ نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلیاں بہت کھاتا پھرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک سبز ٹہنی لی اور اس کے دو حصے کر کے ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں گی ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے گی۔ ...... الحدیث۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: مَرِضْتُ مَرَضًا، فَأَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُنِي وَأَبُوْ بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ، فَوَجَدَانِي أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ صَبَّ وَضُوْئَهُ عَلَيَّ، فَأَفَقْتُ، فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي كَيْفَ أَقْضِي

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المرضى، باب عيادة المغمى عليه، ٥/٢١٣٩، الرقم: ٥٣٢٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الفرائض، باب ميراث الكلالة، ٣/١٢٣٤-١٢٣٥، الرقم: ١٦١٦.

فِي مَالِي، فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتّٰى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بہت زیادہ بیمار پڑ گیا، تو حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے پیدل تشریف لائے۔ انہوں نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں پایا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنے وضو سے بچا ہوا (متبرک) پانی میرے اوپر چھڑکا جس سے مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ تشریف فرما ہیں تو میں عرض گزار ہوا: یارسول اللہ! (مرنے سے قبل) میں اپنے مال کی تقسیم کس طرح کروں؟ یا میں اپنے مال کا فیصلہ کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے مجھے کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا یہاں تک کہ آیتِ میراث نازل ہو گئی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًّا، فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا: مَاتَ. قَالَ: أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِي؟ قَالَ: فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوْا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ. فَقَالَ: دُلُّوْنِي عَلٰى قَبْرِهِ فَدَلُّوْهُ، فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب كنس المسجد، ١/١٧٥-١٧٦، الرقم: ٤٤٦، ٤٤٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ٢/٦٥٩، الرقم: ٩٥٦۔

مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰی أَهْلِهَا وَإِنَّ اللهَ ﷻ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

وفي رواية لابن ماجه: قَالَ: فَإِنَّ صَلَاتِي عَلَيْهِ لَهُ رَحْمَةٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک حبشی عورت یا ایک نوجوان مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا، پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے (عورت یا جوان کو کچھ عرصہ) مفقود پایا، تو آپ ﷺ نے اس عورت یا نوجوان کے بارے میں دریافت فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ فوت ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو آپ لوگوں نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: گویا صحابہ کرام نے اس کی موت کو اتنی اہمیت نہ دی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی قبر کے بارے میں بتاؤ۔ صحابہ کرام نے آپ ﷺ کو اس کا مقام تدفین بتایا، پھر آپ ﷺ نے (خود وہاں تشریف لے جا کر) اس کی نماز جنازہ ادا کی اور فرمایا: یہ قبریں ان قبروں والوں کے لیے ظلمت اور تاریکی سے بھری ہوئی ہیں، اور بے شک اللہ تعالیٰ میری ان پر پڑھی گئی نماز جنازہ کی بدولت (ان کی قبور میں) روشنی فرما دے گا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

’’اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میرا اس نوجوان کا جنازہ پڑھنا اس کے لیے باعث رحمت (و برکت) ہے۔‘‘

٦. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَـلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِکَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ، فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا، آذَنَّاهُ فَأَلْقٰى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ ﷺ کی صاحبزادی (حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا) کو (ان کے وصال کے بعد) غسل دے رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے تین یا پانچ مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ بار غسل دینا، اور کافور کو آخر میں رکھنا۔ اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ ﷺ کو اطلاع کر دی گئی۔ آپ ﷺ نے (بطور تبرک) اپنی چادر مبارک عطا فرمائی اور فرمایا: انہیں اس میں لپیٹ دو۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ما يستحب أن يغسل وترًا، ١/٤٢٣، الرقم: ١١٩٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب في غسل الميت، ٢/٦٤٦، الرقم: ٩٣٩، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في غسل الميت، ٣/٣١٥، الرقم: ٩٩٠۔

۷. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ، وَعَنْ يَمِيْنِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ، وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ، أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ؟ قَالَ: مَا كُنْتُ لِأُوْثِرَ بِفَضْلِي مِنْکَ أَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَالَ النَّوَوِيُّ: وَهٰذَا الْغُلَامُ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما.

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اُس میں سے کچھ نوش فرمایا اور آپ ﷺ کے دائیں جانب ایک نو عمر لڑکا تھا اور بزرگ صحابہ بائیں طرف تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں یہ (تبرک) بزرگوں کو پہلے عطا کروں؟ اس لڑکے نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے بچی ہوئی (متبرک) چیز میں کسی دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دے سکتا۔ سو آپ ﷺ نے پہلے اُس لڑکے کو وہ تبرک عنایت فرمایا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المساقاة الشرب، باب في الشرب، ۲/۸۲۹، الرقم: ۲۲۲٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب استحباب إدارة الماء واللبن ونحوهما عن يمين المبتدئ، ۳/۱٦۰٤، الرقم: ۲۰۳۰، ومالك في الموطأ، ۲/۹۲٦، الرقم: ۱٦٥٦۔

’’امام نووی نے فرمایا: وہ نوجوان حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔‘‘

٨. عَنِ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيْدَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَکَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ کَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری خالہ جان مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں لے جا کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر اپنا دستِ اقدس پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر وضو فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی پیا۔ پھر آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب الوضوء، باب استعمال فضل وضوء الناس، ١/٨١، الرقم: ١٨٧، ومسلم في الصحيح، کتاب الفضائل، باب إثبات خاتم النبوة وصفته ومحله من جسده ﷺ، ٤/١٨٢٣، الرقم: ٢٣٤٥۔

مہرِ نبوت کی زیارت کی جو کبوتر (یا اس کی مثل کسی پرندے) کے انڈے جیسی تھی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ، فَلَمْ يَجِدُوْهُ، فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِوَضُوْءٍ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي ذَالِکَ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوْا مِنْهُ. قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهٖ حَتّٰی تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ نمازِ عصر کا وقت ہو گیا۔ لوگوں نے پانی تلاش کیا تو نہ ملا۔ پس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس برتن میں اپنا دستِ مبارک ڈالا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے وضو کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپ ﷺ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی کو (چشمے کی طرح)

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب التماس الوضوء إذا حانت الصلاة، ١/ ٧٤، الرقم: ١٦٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ، ٤/ ١٧٨٣، الرقم: ٢٢٧٩۔

پھوٹتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ آخری آدمی نے بھی وضو کرلیا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۰. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ، فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ. قَالَ أَنَسٌ رضی الله عنه: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ. قَالَ أَنَسٌ رضی الله عنه: فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَيْنَ السَّبْعِيْنَ إِلَى الثَّمَانِيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پانی کا برتن منگوایا تو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں کھلے منہ کا پیالہ پیش کیا گیا جس میں ذرا سا پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں اپنی انگلیاں مبارک ڈالیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں پانی کو دیکھ رہا تھا جو آپ ﷺ کی انگلیوں سے پھوٹ کر بہہ رہا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے وضو کرنے والوں کا اندازہ کیا تو وہ سترّ سے اَسّی افراد تھے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب الوضوء من التور، ۱/۸٤، الرقم: ۱۹۷، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ، ٤/۱۷۸۳، الرقم: ۲۲۷۹۔

۱۱. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ، وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ. قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: کَمْ کُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَـلَاثَ مِائَةٍ، أَوْ زُهَاءَ ثَـلَاثِ مِائَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ زوراء کے مقام پر تھے کہ آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے برتن کے اندر اپنا دستِ مبارک رکھ دیا تو آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے جس سے تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔ حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کتنے (لوگ) تھے؟ انہوں نے جواب دیا: تین سو یا تین سو کے لگ بھگ تھے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۱: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ۳/ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰، الرقم: ۳۳۷۹۔ ۳۳۸۰، ۵۳۱۶، ومسلم في الصحيح، کتاب الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ، ۴/ ۱۷۸۳، الرقم: ۲۲۷۹۔

١٢. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ﷺ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ، قَالَ شُعْبَةُ: وَزَادَ فِيْهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيْهِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: کَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَقَامَ النَّاسُ، فَجَعَلُوْا يَأْخُذُوْنَ يَدَيْهِ، فَيَمْسَحُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ. قَالَ: فَأَخَذْتُ بِيَدِهٖ، فَوَضَعْتُهَا عَلٰى وَجْهِي، فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ، وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْکِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو جحیفہ ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک روز وادی بطحاء کی جانب تشریف لے گئے۔ پس آپ ﷺ نے وضو فرمایا، پھر ظہر کی دو رکعتیں ادا کیں اور عصر کی بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ ﷺ کے سامنے (بطور سترہ) ایک نیزہ گاڑ دیا گیا تھا۔ حضرت عون نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت جحیفہ ﷺ سے یہ بھی روایت کیا کہ اس نیزے کے پیچھے سے عورتیں گزر گئیں اور مرد کھڑے رہے پھر صحابہ کرام اپنے ہاتھوں کو آپ ﷺ کے مبارک

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ٣/١٣٠٤، الرقم: ٣٣٦٠، ومسلم في الصحيح، کتاب الصلاة، باب سترة المصلي، ١/٣٦٠، الرقم: ٥٠٣۔

ہاتھوں سے مس کر کے اپنے چہروں پر مل لیتے، میں نے بھی آپ ﷺ کا دستِ مبارک تھاما اور اپنے چہرے سے مس کیا تو دیکھا کہ وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو سے زیادہ عمدہ تھی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**١٣.	عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ﷺ يَقُوْلُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ، فَأُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهِ فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهِ، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ، وَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا: اشْرَبَا مِنْهُ،**

١٣-١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب استعمال فضل وضوء الناس، ١/٨٠، الرقم: ١٨٥، وأيضًا في كتاب الصلاة في الثياب، باب الصلاة في الثوب الأحمر، ١/١٤٧، الرقم: ٣٦٩، وأيضًا في كتاب الصلاة، باب سترة الإمام سترة من خلفه، ١/١٨٧، الرقم: ٤٧٣، وأيضًا في باب الصلاة إلى العنزة، ١/١٨٨، الرقم: ٤٧٧، وأيضًا في باب السترة بمكة وغيرها، ١/١٨٨، الرقم: ٤٧٩، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي موسى وأبي عامر الأشعريين، ٤/١٩٤٣، الرقم: ٢٤٩٧۔

وَأَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو جُحَیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے۔ پانی لایا گیا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔ پھر لوگ آپ ﷺ کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو لینے لگے اور اُسے اپنے اوپر ملنے لگے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں ادا فرمائیں اور آپ ﷺ کے سامنے نیزہ گاڑ دیا گیا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا۔ پھر اپنے ہاتھوں اور چہرہ اقدس کو اُسی میں دھویا اور اُسی میں کلی کی۔ پھر اُن دونوں حضرات (یعنی حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت ابو عامر اشعری) سے فرمایا: اس میں سے پی لو اور اسے اپنے چہروں اور سینوں پر بھی ڈال لو۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤. وفي رواية عنه: قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذَاكَ الْوَضُوْءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ، ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا، صَلّٰى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ، يَمُرُّوْنَ مِنْ بَيْنِ

يَدَي الْعَنَزَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''اور حضرت ابو جُحَیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ایک روایت میں آپ نے بیان فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کا استعمال شدہ پانی لیتے دیکھا اور پھر میں نے دیکھا کہ لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کی طرف لپک رہے ہیں۔ جسے اس پانی میں سے کچھ مل گیا اُس نے اسے اپنے اُوپر مل لیا اور جسے اس میں سے کچھ نہ مل سکا اُس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ (پر ہاتھ مل کر اس) سے تری حاصل کی (اور اسے اپنے جسم پر مل لیا)۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نیزہ لے کر (بطور سترہ) گاڑ دیا تو حضور ﷺ سُرخ لباس میں جوڑے کو سمیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور نیزے کی طرف منہ کرکے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور میں نے دیکھا کہ نیزے سے پرے آدمی اور جانور گزر رہے ہیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۵. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

۱۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رؤسهم، ۵/۲۳۳۸، الرقم: ۵۹۹۴، ومسلم في الصحيح، كتاب الآداب، باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله إلى صالح يحنكه، ۳/۱۶۹۱، الرقم: ۲۱۴۷۔

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس (نو مولود) بچے لائے جاتے تو آپ ﷺ انہیں برکت کی دعا دیتے اور (اپنے مبارک لعابِ دہن سے انہیں) گھٹی دیتے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

١٦. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما بِمَكَّةَ قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ، فَأَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَنَزَلْتُ قُبَاءً، فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ، فَمَضَغَهَا، ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيْهِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيْقُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ، ثُمَّ دَعَا لَهُ، فَبَرَّکَ عَلَيْهِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ، فَفَرِحُوْا

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العقيقة، باب تسمية المولود غداة يولد عنه وتحنيكه، ٥/٢٠٨١، الرقم: ٥١٥٢، وأيضًا في كتاب المناقب، باب هجرة النبي ﷺ، ٣/١٤٢٢، الرقم: ٣٦٩٧، وأيضًا في التاريخ الكبير، ٥/٦، الرقم: ٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الآداب، باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله إلى صالح يحنكه، ٣/١٦٩١، الرقم: ٢١٤٦۔

بِهِ فَرَحًا شَدِيْدًا، لِأَنَّهُمْ قِيْلَ لَهُمْ: إِنَّ الْيَهُوْدَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ، فَلَا يُوْلَدُ لَكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَوَّلُ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما أَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ تَمْرَةً، فَلَاكَهَا ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي فِيْهِ، فَأَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.(۱)

’’حضرت اَسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما بیان فرماتی ہیں کہ مکّہ مکرّمہ میں قیام کے دوران حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان کے شکم مبارک میں تھے۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے ہجرت کی تو پورے دنوں سے تھی۔ پس میں مدینہ منورہ پہنچ گئی اور قبا میں ٹھہری تو وہیں ان کی ولادت ہوگئی۔ پس میں انہیں لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور انہیں آپ ﷺ کی گود میں ڈال دیا۔ پھر آپ ﷺ نے کھجور منگوائی اور اسے چبا کر حضرت عبد اللہ کے منہ میں رکھ دیا۔ پس سب سے پہلی چیز جو ان کے پیٹ میں گئی وہ رسول اللہ ﷺ کا مبارک لعابِ دہن تھا۔ آپ ﷺ نے کھجور کے ساتھ انہیں گھٹی دی اور ان کے لیے دعا کرکے مبارک

(۱) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب هجرة النبي ﷺ و أصحابه إلى المدينة، ۳/۱۴۲۲، الرقم: ۳۶۹۸۔

باد دی۔ اسلام میں (ہجرت کے بعد) پیدا ہونے والا یہ سب سے پہلا بچہ تھا۔ پس اس کی پیدائش پر مسلمانوں نے بڑی مسرت کا اظہار کیا کیوں کہ یہ افواہ پھیلی ہوئی تھی کہ یہودیوں نے (مسلمانوں پر) جادو کر رکھا ہے جس کے باعث مسلمانوں کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

’’ایک روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ سب سے پہلا بچہ جو دار الاسلام میں پیدا ہوا، وہ حضرت عبد اللہ بن زبیر تھے۔ انہیں بارگاہ نبوت میں لایا گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک کھجور لے کر چبائی اور اسے حضرت عبد اللہ کے منہ میں رکھ دیا۔ پس جو (بابرکت) چیز حضرت عبد اللہ کے پیٹ میں سب سے پہلے گئی وہ حضور نبی اکرم ﷺ کا مبارک لعابِ دہن ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٧. عَنْ أَبِي مُوْسٰی رضی الله عنه قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيْمَ، فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ

١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العقيقة، باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه وتحنيكه، ٥/٢٠٨١، الرقم: ٥١٥٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الآداب، باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله إلى صالح يحنكه، ٣/١٦٩٠، الرقم: ٢١٤٥۔

إِلَيَّ، وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوْسٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اسے کھجور کی گھٹی دی اور اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی اور مجھے واپس دے دیا۔ یہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۸. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رضي الله عنهما قَالَا: إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ. قَالَ: فَوَاللهِ، مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ، وَاللهِ، لَقَدْ

۱۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الشروط، باب الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة، ۲/۹۷٤، الرقم: ۲۵۸۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/۳۲۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۱/۲۱٦، الرقم: ٤۸۷۲۔

وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْکِ، وَفَدْتُ عَلٰى قَيْصَرَ وَكِسْرٰى وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللهِ، إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا، وَاللهِ، إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ ...... الحديث.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (قبولِ اسلام سے قبل صلح حدیبیہ کے موقع پر جب) عروہ بن مسعود (بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام ﷺ (کے معمولاتِ محبت و تعظیم مصطفیٰ ﷺ) دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ ﷺ اپنا مبارک لعابِ دہن پھینکتے تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ پر لے لیتا جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا۔ جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے تو اس حکم کی فوراً تعمیل کی جاتی۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ (متبرک) پانی کو حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے تھے (اور ایک دوسرے پر

سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہوئے ہر ایک کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ وہ پانی اسے مل جائے)۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی آوازوں کو آپ ﷺ کے سامنے انتہائی پست رکھتے تھے اور انتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر بھی نہیں دیکھتے تھے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! اللہ ربّ العزت کی قسم! میں (بڑے بڑے شان وشوکت والے) بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں۔ لیکن، خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس درجہ تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ کرام ان کی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا لعاب دہن کسی نہ کسی صحابی کی ہتھیلی پر ہی گرتا ہے، جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً ان کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے، جب وہ وضو فرماتے ہیں تو یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ لوگ ان کے وضو کا استعمال شدہ پانی حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ وہ ان کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں اور غایت درجہ تعظیم کے باعث ان کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، اَحمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٩. عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ رضي الله عنه قَالَ: وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي وَجْهِهٖ - وَهُوَ غُلَامٌ - مِنْ بِئْرِهِمْ. وَقَالَ عُرْوَةُ، عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَيْرِهٖ، يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهٗ وَإِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یہ وہی بزرگ ہیں کہ جب یہ بچے تھے تو آپ ﷺ نے ان کے کنویں کے پانی سے ان کے چہرے پر کلی فرمائی تھی۔ اور عروہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی جن میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی تصدیق کرتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب وضو فرماتے تو قریب تھا کہ لوگ اس (متبرک) پانی کے حصول کے لیے آپس میں لڑ مرتے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، اَحمد اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

٢٠. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلٰى

١٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب استعمال فضل وضوء الناس، ١/٨١، الرقم: ١٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٢٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٥/٣٣٦، الرقم: ٩٧٢٠۔

٢٠: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب المغازي، باب قتل أبي رافع عبد الله بن أبي الحُقَيْقِ، ٤/١٤٨٢، الرقم: ٣٨١٣،—

أَبِي رَافِعٍ الْيَهُوْدِيِّ رِجَالاً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَتِيْكٍ ﷺ، وَكَانَ أَبُوْ رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَيُعِيْنُ عَلَيْهِ، وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ …… (قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيْكٍ ﷺ فِي قِصَّةِ قَتْلِ أَبِي رَافِعٍ:) وَضَعْتُ ظِبَةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهٖ حَتّٰى أَخَذَ فِي ظَهْرِهٖ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلٰى دَرَجَةٍ لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرَى أَنِّي قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ …… فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: ابْسُطْ رِجْلَكَ. فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا، فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت براء بن عازب ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ابو رافع یہودی کی (سرکوبی کے لیے اس کی) طرف چند انصاری مردوں کو بھیجا اور حضرت عبد اللہ بن عتیک ﷺ کو ان پر امیر مقرر کیا۔ ابو رافع یہودی، آپ ﷺ (کی شان مبارک میں گستاخی کر کے آپ ﷺ) کو تکلیف پہنچاتا تھا اور آپ ﷺ کے

——— والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/١٢٥، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/٩٤٦۔

(دین کے) خلاف (کفار کی) مدد کرتا تھا اور سرزمین حجاز میں اپنے قلعہ میں رہتا تھا ...... (حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے ابو رافع یہودی کے قتل کی کارروائی بیان کرتے ہوئے فرمایا:) پس میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھ کر زور دیا تو اس کی کمر سے پار نکل گئی اور مجھے یقین ہوگیا کہ وہ ملک عدم میں پہنچ گیا ہے۔ تو میں ایک، ایک دروازے کو کھول کر باہر نکلتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک منزل سے اترتے ہوئے جب میں نے اپنا پیر آگے رکھا اور میں چاندنی رات میں یہی محسوس کر رہا تھا کہ زمین پر آ پہنچا ہوں، پس میں اوپر سے زمین پر گرا اور میری پنڈلی (کی ہڈی) ٹوٹ گئی میں نے اسے عمامہ سے باندھ لیا۔ ...... پھر میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پاؤں آگے کرو۔ میں نے پاؤں پھیلا دیا۔ آپ ﷺ نے اس پر اپنا دستِ کرم پھیرا تو (وہ ٹوٹی ہوئی پنڈلی یوں جڑ گئی) جیسے اس میں کبھی کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔''

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ رضي الله عنه قَالَ: أُصِيْبَتْ عَيْنُ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه يَوْمَ أُحُدٍ فَبَزَقَ فِيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَكَانَتْ أَصَحَّ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى.(١)

(١) أخرجه أبو يعلى في المسند، ٣/١٢٠، الرقم: ١٥٥٠، وأيضًا في المفاريد/٦٤، الرقم: ٦٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٨۔

’’ایک روایت میں حضرت عبد الرحمٰن بن حارث بن عبید ﷺ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ غزوہ اُحد کے دن حضرت ابو ذر ﷺ کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی تو اس آنکھ میں حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا لعاب دہن مبارک لگایا پس وہ آنکھ (اسی وقت ٹھیک ہوکر) دوسری آنکھ سے بھی بہتر ہو گئی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٢١. عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ ﷺ فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ، مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ فَقَالَ: هٰذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيْبَ سَلَمَةُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت یزید بن ابو عبید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع ﷺ کی پنڈلی پر زخم کا ایک نشان دیکھا تو ان سے دریافت کیا: اے ابو مسلم! یہ نشان

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة خيبر، ٤/١٥٤١، الرقم: ٣٩٦٩، وأبو داود في السنن، كتاب الطب، باب كيف الرقي، ٤/١٢، الرقم: ٣٨٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٨، الرقم: ١٦٥٦٢۔

کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ زخم مجھے غزوۂ خیبر میں آیا تھا۔ لوگ تو یہی کہنے لگے تھے کہ آج سلمہ کا آخری وقت آ پہنچا ہے لیکن میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اس پر تین مرتبہ پھونک مار کر دم فرمایا تو اس کے بعد آج تک مجھے کبھی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری، ابو داود اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٢٢. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ رضی الله عنه قَالَ: أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَقَبَضَ إِسْرَائِيْلُ ثَلَاثَ أَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِيْهِ شَعَرٌ مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی الله عنه نے بیان فرمایا: میرے گھر والوں نے مجھے ایک پیالے میں پانی دے کر اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب اللباس، باب ما يذكر في الشيب، ٥/٢٢١٠، الرقم: ٥٥٥٧، وابن ماجه في السنن، كتاب اللباس، باب الخضاب بالحناء، ٢/١١٩٦، الرقم: ٣٦٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٩٦، الرقم: ٢٦٥٨١۔

کی خدمت میں بھیجا۔ (راوی) حضرت اسرائیل نے اپنی تین انگلیاں بند کرکے اس پیالی کی طرح بنائیں جس کے اندر حضور نبی اکرم ﷺ کا موئے مبارک ڈالا گیا تھا (اور بیان کیا کہ) جب کسی آدمی کو نظر لگ جاتی یا کوئی اور تکلیف ہوتی تو اُمّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک برتن میں پانی بھیج دیا جاتا (تو وہ اس میں آپ ﷺ کا وہ موئے مبارک ڈال دیتیں اور بیمار شخص کو وہ پانی پینے سے فوراً شفاء ہو جاتی)۔ پس میں نے اس بوتل میں جھانک کر دیکھا تو میں نے (آپ ﷺ کے) چند سرخ موئے مبارک کی زیارت کی سعادت حاصل کی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۳. عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ: عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ، أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ رضي الله عنه، أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ رضي الله عنه، فَقَالَ: لَأَنْ تَکُوْنَ عِنْدِي شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’امام ابن سیرین رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ ہمارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کے کچھ موئے مبارک ہیں جنہیں ہم نے

۲۳: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب الوضوء، باب الماء الذي يغسل به شعر الإنسان وکان عطاء لا يری، ۱/۷۵، الرقم: ۱۶۸، والبيهقي في السنن الکبری، ۷/۶۷، الرقم: ۱۳۱۸۸۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یا حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر والوں سے حاصل کیا ہے۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ان میں سے ایک موئے مبارک بھی میرے پاس ہوتا تو وہ مجھے دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے اس سب سے کہیں زیادہ محبوب ہوتا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢٤. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ: أَتَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: هِيَ الشَّمْلَةُ. فَقَالَ سَهْلٌ: هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوْجَةٌ فِيْهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَكْسُوْکَ هٰذِهِ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَلَبِسَهَا، فَرَآهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَحْسَنَ هٰذِهِ فَاكْسُنِيْهَا. فَقَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ لَامَهُ

٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الآداب، باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، ٥/٢٢٤٥، الرقم: ٥٦٨٩، والنسائي في السنن، كتاب الزينة، باب لبس البرود، ٨/٢٠٤، الرقم: ٥٣٢١، وابن ماجه في السنن، كتاب اللباس، باب لباس رسول الله ﷺ، ٢/١١٧٧، الرقم: ٣٥٥٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٤٣، ١٦٩، ٢٠٠، الرقم: ٥٧٨٥، ٥٨٨٧، ٥٩٩٧۔

أَصْحَابُهُ. قَالُوْا: مَا أَحْسَنْتَ حِيْنَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعَهُ. فَقَالَ: رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِيْنَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ ﷺ لَعَلِّي أُكَفَّنُ فِيْهَا. وفي رواية: قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ الطَّبَرَانِيُّ: قَالَ قُتَيْبَةُ: كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنہ.

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک عورت چادر لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئی۔ حضرت سہل نے دوسرے حضرات سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ چادر کیسی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ شملہ ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایسی شملہ ہے جس پر حاشیے بنے ہوئے ہیں۔ اس عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں یہ چادر آپ کے اوڑھنے کی خاطر لائی ہوں۔ تو آپ ﷺ نے وہ چادر قبول فرما لی اور آپ ﷺ کو اس وقت چادر کی ضرورت بھی تھی اور اسے پہننے کا شرف بخشا، جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے اسے آپ ﷺ کے جسمِ اَطہر پر دیکھا تو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو بہت اچھی ہے، لہٰذا یہ مجھے اوڑھا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لے لو (اور اسے چادر عطا فرمادی)۔ جب حضور ﷺ اٹھ کر تشریف لے گئے تو دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے

انہیں ملامت کی اور کہا کہ تم نے اچھا نہیں کیا۔ کیوں کہ جب تم نے یہ دیکھ لیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے قبول فرما لیا اور آپ ﷺ کو اس چادر کی ضرورت بھی ہے اس کے باوجود تم نے وہی مانگ لی جبکہ تم یہ جانتے بھی تھے کہ جب آپ ﷺ سے سوال کیا جائے تو آپ ﷺ انکار نہیں فرماتے۔ اس صحابی نے کہا کہ میں اس چادر سے حصولِ برکت کا امیدوار ہوں کیوں کہ اسے حضور ﷺ کے جسم اطہر سے لگنے کا شرف حاصل ہو گیا ہے۔ لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ اسی میں کفنایا جاؤں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر وہی چادر اس صحابی کا کفن بنی۔''

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

''اور امام طبرانی نے بیان فرمایا: امام قتیبہ نے فرمایا: وہ (بطور تبرک چادر مانگنے والے شخص) جلیل القدر صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے۔''

٢٥. عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ لِي: انْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَسْقِيَکَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَتُصَلِّي فِي مَسْجِدٍ صَلّٰى فِيْهِ النَّبِيُّ ﷺ

٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب ما ذکر النبي ﷺ وحض على اتفاق أهل العلم وما اجتمع عليه الحرمان مکة والمدينة، ٦/٢٦٧٣، الرقم: ٦٩١٠، والعسقلاني في تغليق التعليق، ٥/٣٢۔

فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَقَانِي سَوِيْقًا وَأَطْعَمَنِي تَمْرًا وَصَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو مجھے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ملے۔ انہوں نے مجھے فرمایا: آؤ میرے ساتھ میرے گھر چلو تاکہ میں (بطورِ تبرک) تمہیں اس پیالے میں پلاؤں جس میں حضور نبی اکرم ﷺ نوش فرمایا کرتے تھے اور اس مسجد میں نماز پڑھاؤں جس میں حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھی ہے۔ پس میں ان کے ساتھ چلا گیا تو اُنہوں نے مجھے (اس متبرک پیالے میں) ستُّو پلائے اور کھجوریں کھلائیں اور میں نے اُن کی مسجد میں نماز بھی پڑھی۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا رَمٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُكَهُ وَحَلَقَ، نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ

٢٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب بيان أن السنة يوم النحر أن يرمى ثم ينحر ثم يحلق، ٢/٩٤٨، الرقم: ١٣٠٥، والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء بأي جانب الرأس يبدأ في الحلق، ٣/٢٥٥، الرقم: ٩١٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٤٤٩، الرقم: ٤١١٦، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٢٩٩، الرقم: ٢٩٢٨۔

دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ، فَقَالَ: احْلِقْ فَحَلَقَهُ، فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ: اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے مقام جمرہ پر کنکریاں ماریں اور اپنی قربانی کا فریضہ ادا فرما لیا تو (سر مبارک منڈوانے کے لیے) آپ ﷺ نے سر انور کا دایاں حصہ حجام کے سامنے کر دیا، اس نے (دائیں طرف کے) بال مبارک مونڈے پھر آپ ﷺ نے حضرت ابو طلحہ ﷺ کو بلایا اور انہیں وہ بال مبارک عطا فرمائے، اِس کے بعد حجام کے سامنے (سر انور کی) بائیں جانب کی اور فرمایا: یہ بھی مونڈو، تو اس نے ادھر کے بال مبارک بھی مونڈ دیئے۔ پھر آپ ﷺ نے وہ بال بھی حضرت ابوطلحہ ﷺ کو عطا فرمائے اور فرمایا: یہ بال بھی لوگوں میں تقسیم کر دو۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٢٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَتَى مِنًى فَأَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا، ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمِنًى وَنَحَرَ، ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ: خُذْ

٢٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي ثم ينحر ثم يحلق، ٢/٩٤٧، الرقم: ١٣٠٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/١٠٣، الرقم: ٩١٨٣۔

وَأَشَارَ إِلٰى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيهِ النَّاسَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب منٰی کے مقام پر تشریف لائے تو پہلے جمرہ عقبہ پر گئے اور وہاں کنکریاں ماریں، پھر منٰی میں اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔ وہاں قربانی ادا کی اور حجام سے سر مونڈنے کے لیے فرمایا اور اسے دائیں جانب کی طرف اشارہ فرمایا (کہ پہلے اس طرف سے مونڈو)، پھر بائیں جانب اشارہ فرمایا (اور اس طرف سے) مونڈنے کا حکم دیا، پھر اپنے موئے مبارک لوگوں کو (تبرکاً) عطا فرمائے۔''

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٢٨. وفي رواية: فَقَالَ لِلْحَلَّاقِ: هَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ هٰكَذَا، فَقَسَمَ شَعَرَهُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ، قَالَ: ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْحَلَّاقِ وَإِلَى الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أُمَّ سُلَيْمٍ: وَأَمَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي

٢٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي ثم ينحر ثم يحلق، ٢/٩٤٧، الرقم: ١٣٠٥، وأبو داود في السنن، كتاب المناسك، باب الحلق والتقصير، ٢/٢٠٣، الرقم: ١٩٨١، وابن حبان في الصحيح، ٤/٢٠٦، الرقم: ١٣٧١۔

كُرَيْبٍ قَالَ: فَبَدَأَ بِالشِّقِّ الْأَيْمَنِ فَوَزَّعَهُ الشَّعَرَةَ وَالشَّعَرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ، ثُمَّ قَالَ: بِالْأَيْسَرِ فَصَنَعَ بِهِ مِثْلَ ذَالِکَ، ثُمَّ قَالَ: هَاهُنَا أَبُوْ طَلْحَةَ فَدَفَعَهُ إِلٰی أَبِي طَلْحَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے دائیں جانب اشارہ کر کے حجام سے فرمایا: یہاں سے (مونڈو)، پھر جو لوگ آپ ﷺ کے قریب تھے، آپ ﷺ نے ان میں وہ بال مبارک تقسیم فرما دیئے، پھر آپ ﷺ نے حجام کو بائیں جانب اشارہ کیا، اس نے اس طرف سے بال مبارک مونڈے تو آپ ﷺ نے وہ موئے مبارک حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کو عطا فرمائے۔ اور ابو کریب کی روایت میں یوں ہے کہ آپ ﷺ نے دائیں جانب سے شروع کیا اور لوگوں میں ایک ایک دو دو بال مبارک تقسیم فرمائے، پھر بائیں جانب اشارہ کیا اور اس طرف بھی ایسا کیا (یعنی سر اقدس منڈوایا)۔ پھر دریافت فرمایا: یہاں ابوطلحہ ہیں؟ اور (ان کے حاضر ہونے پر) وہ بال مبارک حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَمٰی جَمْرَةَ

٢٩: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب الحج، باب بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي ثم ينحر ثم يحلق، ٢/٩٤٧، الرقم: ١٣٠٥، والنسائي في السنن الکبری، ٢/٤٤٥، الرقم: ٤١٠٢۔

الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبُدْنِ، فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ وَقَالَ بِيَدِهِ عَنْ رَأْسِهِ، فَحَلَقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَقَسَمَهُ فِيْمَنْ يَلِيْهِ ثُمَّ قَالَ: احْلِقْ الشِّقَّ الْآخَرَ. فَقَالَ: أَيْنَ أَبُوْ طَلْحَةَ؟ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جمرہ عقبہ میں کنکریاں ماریں، پھر اونٹوں کی طرف گئے اور انہیں نحر (یعنی قربان) کیا، حجام بیٹھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے اپنے سر مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔ اس نے دائیں جانب مونڈ دی۔ جو لوگ قریب بیٹھے تھے آپ ﷺ نے وہ بال مبارک ان میں تقسیم فرما دیئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دوسری جانب مونڈو اور دریافت فرمایا: ابوطلحہ کہاں ہیں؟ (ان کی آمد پر) آپ ﷺ نے وہ موئے مبارک انہیں عطا فرمائے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٣٠. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْأُوْلٰى، ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ

٣٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب طيب رائحة النبي ﷺ ولين مسه والتبرك بمسحه، ٤/١٨١٤، الرقم: ٢٣٢٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٣، الرقم: ٣١٧٦٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٢٨، الرقم: ١٩٤٤۔

فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّي أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا، قَالَ: وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّي. قَالَ: فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا أَوْ رِيْحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر بن سمرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ ﷺ اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے تو میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا، سامنے سے کچھ بچے آئے، آپ ﷺ نے ان میں سے ہر ایک کے رخسار پر ہاتھ مبارک پھیرا، اور میرے رخسار پر بھی ہاتھ مبارک پھیرا تو میں نے آپ ﷺ کے دست اقدس کی ٹھنڈک اور خوشبو یوں محسوس کی جیسے آپ ﷺ نے (ابھی ابھی) عطار کے ڈبہ سے ہاتھ باہر نکالا ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣١. عَنْ أَنَسٍ ﷛، عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيْهَا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا، فَتَبْسُطُ لَهُ نِطْعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ، فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيْبِ وَالْقَوَارِيْرِ، فَقَالَ

٣١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب طيب عرق النبي ﷺ والتبرك به، ٤/١٨١٦، الرقم: ٢٣٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٨٧، الرقم: ١٤٠٩١۔

النَّبِيُّ ﷺ: يَا أُمَّ سُلَيمٍ، مَا هٰذَا؟ قَالَتْ: عَرَقُکَ أَدُوفُ بِهٖ طِيْبِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لاتے اور وہاں قیلولہ فرماتے تھے، وہ آپ ﷺ کے لیے چمڑے کا ایک گدا بچھا دیتی تھیں، آپ ﷺ کو پسینہ مبارک بہت آتا تھا، وہ آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کو جمع کر کے خوشبو میں ملا کر بوتلوں میں بھر دیتیں۔ (ایک مرتبہ) آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے سلیم! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ آپ کا پسینہ مبارک ہے جسے میں اپنی خوشبو میں ملاتی ہوں۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ عِنْدَنَا، فَعَرِقَ، وَجَاءَتْ أُمِّي بِقَارُوْرَةٍ، فَجَعَلَتْ تَسْلِتُ الْعَرَقَ فِيْهَا، فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا أُمَّ سُلَيمٍ، مَا هٰذَا الَّذِي تَصْنَعِيْنَ؟

٣٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب طيب عرق النبي ﷺ والتبرك به، ٤/١٨١٥، الرقم: ٢٣٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٦، الرقم: ١٢٤١٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥، ١١٩، الرقم: ٢٨٩، ٢٩٧، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٨/٤٢٨۔

قَالَتْ: هٰذَا عَرَقُکَ نَجْعَلُهُ فِي طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيْبِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

وفي رواية: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها عَلٰى نِطْعٍ، فَعَرِقَ فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأُمُّ سُلَيْمٍ تَمْسَحُ الْعَرَقَ فَقَالَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا تَصْنَعِيْنَ؟ قَالَ: فَقَالَتْ: آخُذُ هٰذَا لِلْبَرَکَةِ الَّتِي تَخْرُجُ مِنْکَ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، اور قیلولہ کے لیے آرام فرما ہو گئے، آپ ﷺ کو پسینہ آیا، میری والدہ ایک شیشی لے کر آئیں اور آپ ﷺ کا پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگیں تو حضور ﷺ بیدار ہو گئے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے امّ سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آپ کا پسینہ مبارک ہے، جسے ہم اپنی خوشبو میں ڈالیں گے اور یہ سب سے بہترین خوشبو ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں حضرت براء بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر میں چمڑے کے بستر پر قیلولہ فرمایا تو آپ ﷺ کو پسینہ مبارک آیا۔ جب رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو

حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا وہ پسینہ مبارک پونچھ کر (بوتل میں جمع) کرنے لگیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُمّ سلیم! تم اسے کیا کرو گی؟ وہ عرض کرنے لگیں: (یا رسول اللہ!) جو پسینہ مبارک آپ کے جسدِ اقدس سے نکلا ہے (اسے بطور خوشبو استعمال کروں گی)۔'' اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٣٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضي الله عنه قَالَ: کَانَ النَّبِيُّ ﷺ یَدْخُلُ بَیْتَ أُمِّ سُلَیْمٍ رضي الله عنها فَیَنَامُ عَلٰی فِرَاشِهَا، وَلَیْسَتْ فِیْهِ. قَالَ: فَجَاءَ ذَاتَ یَوْمٍ فَنَامَ عَلٰی فِرَاشِهَا. فَأُتِیَتْ، فَقِیْلَ لَهَا: هٰذَا النَّبِيُّ ﷺ نَامَ فِي بَیْتِکِ عَلٰی فِرَاشِکِ. قَالَ: فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ، وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلٰی قِطْعَةِ أَدِیْمٍ، عَلَی الْفِرَاشِ. فَفَتَحَتْ عَتِیْدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذَالِکَ الْعَرَقَ، فَتَعْصِرُهُ فِي قَوَارِیْرِهَا. فَفَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَا تَصْنَعِیْنَ، یَا أُمَّ سُلَیْمٍ؟ فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللهِ، نَرْجُوْ بَرَکَتَهُ لِصِبْیَانِنَا. قَالَ: أَصَبْتِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ

٣٣: أخرجه مسلم في الصحیح، کتاب الفضائل، باب طیب عرق النبي ﷺ و التبرك به، ٤/١٨١٥، الرقم: ٢٣٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٢١، الرقم: ١٣٣٤، ١٣٣٩۔

حضرت اُمّ سُلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کے بچھونے پر سو جاتے جبکہ وہ گھر میں نہیں ہوتی تھیں۔ ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے اور اُن کے بچھونے پر اِستراحت فرما ہو گئے، حضرت اُمّ سُلیم آئیں تو انہیں بتایا گیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ تمہارے گھر میں بچھونے پر آرام فرما ہیں۔ یہ سن کر وہ (فوراً) گھر آئیں دیکھا تو آپ ﷺ (محو اِستراحت ہیں اور جسدِ اقدس) پسینے میں شرابور ہے اور وہ پسینہ مبارک چمڑے کے بستر پر جمع ہو گیا ہے۔ حضرت اُمّ سُلیم نے اپنی (خوشبو کی) بوتل کھولی اور پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر بوتل میں جمع کرنے لگیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ اچانک اٹھ بیٹھے اور فرمایا: اے اُمّ سُلیم! کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اس (پسینہ مبارک) سے اپنے بچوں کے لیے برکت حاصل کریں گے (اور اسے بطور خوشبو استعمال کریں گے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے ٹھیک کیا ہے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ جَدَّةٍ لَهُ، يُقَالُ لَهَا كَبْشَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا، وَعِنْدَهَا

٣٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الأشربة، باب ما جاء في الرخصة في ذلك، ٤/٣٠٦، الرقم: ١٨٩٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الأشربة، باب الشرب قائمًا، ٢/١١٣٢، الرقم: ٣٤٢٣، والطبراني في مسند الشاميين، ١/٣٦٩، الرقم: ٦٣٩۔

قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ، فَشَرِبَ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ، فَقَطَعَتْ فَمَ الْقِرْبَةِ تَبْتَغِي بَرَكَةَ مَوْضِعِ فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ التِّرمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ رضی اللہ عنہ اپنی دادی حضرت کبشہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے، وہاں ان کے پاس ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے کھڑے کھڑے اس لٹکے ہوئے مشکیزہ کے منہ سے پانی نوش فرمایا تو انہوں نے اس مشکیزے کا دہانہ حضور نبی اکرم ﷺ کے منہ مبارک لگنے کی وجہ سے حصول برکت کے لیے کاٹ کر رکھ لیا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

وقال النَّوَوِيُّ في شرحه على صحيح مسلم وأيضًا في الرِّياض: وَقَدْ رَوَى التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ ثَابِتٍ رضي الله عنها وَهِيَ أُخْتُ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ لِوَجْهِيْنِ قَائِمًا،

فَقُمْتُ إِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهٗ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَطْعُ لِفَمِ الْقِرْبَةِ فَعِلَّتُهٗ لِوَجْهَيْنِ، أَحَدُهُمَا: أَنْ تَصُوْنَ مَوْضِعًا أَصَابَهٗ فَمُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنْ أَنْ يَبْتَذِلَ وَيَمَسَّهٗ كُلُّ أَحَدٍ. وَالثَّانِيُّ: أَنْ تَحْفَظَهٗ لِلتَّبَرُّكِ بِهٖ وَالِاسْتِشْفَاءِ. وَاللهُ أَعْلَمُ.(۱)

’’امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں اور ریاض الصالحین میں بیان فرمایا: امام ترمذی اور دیگر ائمہ محدثین نے حضرت کبشہ بنت ثابت رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے جو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ایک مشکیزہ جس کے دو منہ تھے اس میں سے کھڑے ہوکر پانی نوش فرمایا۔ میں نے اس مشکیزہ کے منہ کو کاٹ کر رکھ لیا۔‘‘ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مشکیزے کے منہ کو کاٹ کر رکھنے کے دو سبب تھے۔ پہلا سبب تو یہ تھا کہ جس جگہ سرکار دوعالم ﷺ کا دہن مبارک لگا تھا اس جگہ کو بے ادبی سے محفوظ رکھنے کے لیے اس کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے کہ ہر کوئی اسے نہ چھوئے اور دوسرا یہ کہ وہ اس کے

(۱) ذكره النووي في شرحه على صحيح مسلم، ١٣/١٩٤، وأيضًا في رياض الصالحين/٢٠٤، الرقم: ٢٠٤۔

ذریعے تبرک اور شفا حاصل کریں۔‘‘

٣٥. عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُوْ طَلْحَةَ ﷺ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِأَدْعُوَهُ وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا قَالَ: فَأَقْبَلْتُ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ: أَجِبْ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ لِلنَّاسِ: قُوْمُوْا: فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّمَا صَنَعْتُ لَکَ شَيْئًا قَالَ: فَمَسَّهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَدَعَا فِيْهَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ: أَدْخِلْ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِي عَشَرَةً. وَقَالَ: كُلُوْا وَأَخْرَجَ لَهُمْ شَيْئًا مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا، فَخَرَجُوْا فَقَالَ: أَدْخِلْ عَشَرَةً، فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشَرَةً وَيُخْرِجُ عَشَرَةً حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ فَأَكَلَ حَتّٰى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّأَهَا فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِيْنَ أَكَلُوْا مِنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

٣٥-٣٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك وبتحققه تحققا تامًا، ٣/١٦١٢، الرقم: ٢٠٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢١٨، الرقم: ١٣٣٠٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٣، الرقم: ٣١٧٠٧، وأبو يعلي في المسند، ٧/١٧٠، الرقم: ٤١٤٥، ٤٣٣١۔

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بھیجا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کو بلا لاؤں، درآں حالیکہ انہوں نے کھانا تیار کر رکھا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب گیا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما تھے، آپ ﷺ جب میری جانب متوجہ ہوئے تو مجھے (کچھ عرض کرتے ہوئے) جھجک محسوس ہوئی۔ تاہم میں نے عرض کیا: حضرت ابو طلحہ کی دعوت قبول کیجیے۔ آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: اٹھو چلو۔ (آپ ﷺ جب ان کے گھر پہنچے تو) حضرت ابوطلحہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے تو آپ کے لیے تھوڑا سا کھانا تیار کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کھانے کو چھوا اور اس پر برکت کی دعا کی، پھر فرمایا: میرے صحابہ میں سے دس افراد کو بلاؤ، اور ان سے فرمایا: کھاؤ، اور اپنی انگلیوں کے درمیان سے کچھ نکالا، سو انہوں نے کھایا اور سیر ہوگئے، پھر وہ چلے گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: دس اور آدمیوں کو بلاؤ، پھر انہوں نے کھایا اور سیر ہوگئے اور چلے گئے۔ پھر اسی طرح دس، دس کر کے صحابہ کرام آتے اور کھانا کھا کر جاتے رہے، یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ بچا اور سب نے سیر شکم ہو کر کھا لیا، پھر آپ ﷺ نے کھانا منگوایا تو وہ اتنا ہی باقی تھا جتنا ان کے کھانے سے قبل تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٣٦. وفي رواية عنه: قَالَ: بَعَثَنِي أَبُوْ طَلْحَةَ رضي الله عنه إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهٖ: ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ، فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ قَالَ: فَعَادَ كَمَا كَانَ. فَقَالَ: دُوْنَكُمْ هٰذَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی مروی ہے کہ مجھے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں (آپ ﷺ کو دعوت کے لیے بلانے) بھیجا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ اس کے بعد جو کھانا بچا آپ ﷺ نے اس کو جمع فرمایا اور اس میں برکت کی دعا فرمائی، وہ کھانا پھر پہلے جتنا ہوگیا، آپ ﷺ نے فرمایا: لو یہ اپنا کھانا لے لو۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣٧. وفي رواية عنه: قَالَ: أَمَرَ أَبُوْ طَلْحَةَ رضي الله عنه أُمَّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها أَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لِنَفْسِهٖ خَاصَّةً، ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَيْهِ وساق الحديث وقال فيه: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ وَسَمَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اِئْذَنْ لِعَشَرَةٍ، فَأَذِنَ لَهُمْ، فَدَخَلُوْا، فَقَالَ: كُلُوْا وَسَمُّوا اللهَ، فَأَكَلُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذَالِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا، ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذَالِكَ وَأَهْلُ

الْبَيْتِ وَتَرَكُوْا سُؤْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا سے یہ کہا کہ تم خود خصوصی طور پر حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے کھانا تیار کرو۔ پھر مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، اس کے بعد وہی بیان ہے، اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (کھانے پر) اپنا دستِ اقدس رکھا اور بسم اللہ پڑھی، پھر فرمایا: دس آدمیوں کو بلاؤ، انہوں نے دس آدمیوں کو بلایا، وہ آ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بسم اللہ پڑھو اور کھاؤ۔ سو انہوں نے کھایا یہاں تک کہ اسی (۸۰) آدمیوں نے وہ کھانا کھایا۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ اور گھر والوں نے کھایا اور (پھر بھی) کھانا باقی بچ گیا۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣٨. عَنْ أَبِي زَيْدِ بْنِ أَخْطَبَ رضی الله عنه قَالَ: مَسَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَهُ عَلٰى وَجْهِي وَدَعَا لِي، قَالَ عَزْرَةُ: إِنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ إِلَّا شَعَرَاتٌ بِيْضٌ.

٣٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب: (٦)، ٥/٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٩، والطبراني المعجم الكبير، ٢٧/١٧، الرقم: ٤٥، ٢١/١٨، الرقم: ٣٥، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ١٩٩/٤، الرقم: ٢١٨٢۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو زید اَخطب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست اقدس میرے چہرے پر پھیرا اور میرے لیے دعا فرمائی۔ عزرہ (راوی) کہتے ہیں کہ حضرت ابو زید ایک سو بیس سال کی عمر تک زندہ رہے۔ اور (آپ ﷺ کے دستِ مبارک کی برکت سے) ان کے سر میں صرف چند بال سفید تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

وفي رواية: عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اُدْنُ مِنِّي قَالَ: فَمَسَحَ بِيَدِهٖ عَلٰى رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، جَمِّلْهُ وَأَدِمْ جَمَالَهُ. قَالَ: فَلَقَدْ بَلَغَ بِضْعًا وَمِئَةَ سَنَةٍ، وَمَا فِي رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ بَيَاضٌ إِلَّا نَبْذٌ يَسِيْرٌ، وَلَقَدْ كَانَ مُنْبَسِطَ الْوَجْهِ وَلَمْ يَنْقَبِضْ وَجْهُهُ حَتّٰى مَاتَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.(١)

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٧٧، الرقم: ٢١٠١٣، والعسقلاني في الإصابة، ٤/٥٩٩، الرقم: ٥٧٦٣، والمزي في تهذيب الكمال، ٢١/٥٤٢، الرقم: ٤٣٢٦۔

''ایک روایت میں حضرت ابو زید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ۔ پھر میرے سر اور داڑھی پر اپنا دست مبارک پھیرا اور دعا فرمائی: الٰہی! اسے زینت بخش اور اس کے حسن و جمال کو دوام عطا فرما۔ (راوی کہتے ہیں کہ) حضرت ابو زید انصاری رضی اللہ عنہ نے سو سال سے زیادہ عمر پائی لیکن ان کے سر اور داڑھی کے چند ہی بال سفید ہوئے تھے۔ ان کا چہرہ صاف اور روشن رہا اور تادمِ آخر ایک ذرہ بھر شکن بھی چہرہ پر نمودار نہ ہوئی۔''

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٩. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰی عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رضی اللہ عنہ، رَجُلٍ مِنْ الْأَنْصَارِ، قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيْهِ مِزَاحٌ، بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُوْدٍ، فَقَالَ: أَصْبِرْنِي. فَقَالَ: اصْطَبِرْ. قَالَ: إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيْصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيْصٌ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَمِيْصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ

٣٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في قبلة الجسد، ٤/٣٥٦، الرقم: ٥٢٢٤، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٢٧، الرقم: ٥٢٦٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١/٢٠٥-٢٠٦، الرقم: ٥٥٦-٥٥٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/١٠٢، الرقم: ١٣٣٦٤۔

كَشْحَهُ، قَالَ: إِنَّمَا أَرَدْتُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت اُسید بن حضیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ لوگوں سے ہنسی مزاح کی بات چیت کر کے انہیں ہنسا رہے تھے تو حضور ﷺ نے ان کی کمر میں لکڑی سے کچوکا لگایا تو انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے بدلہ دیجیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم بدلہ لے لو۔ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کے بدن پر قمیض مبارک ہے جبکہ میرے بدن پر قمیض نہیں تھی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی قمیض مبارک اوپر اٹھالی تو وہ شخص آپ ﷺ کے قریب ہوا اور آپ ﷺ کے پسلیوں (اور شکم) مبارک کو چومنے لگا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا یہی (حصول برکت کا) ارادہ تھا (کہ میں آپ کے جسمِ اقدس سے مس ہونے کی سعادت حاصل کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوزخ سے نجات پا جاؤں)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

وفي رواية: عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ مَجْزَأَةَ رضي الله عنها أَنَّ أَبَا مَحْذُوْرَةَ

ﷺ كَانَتْ لَهُ قُصَّةٌ فِي مُقَدَّمِ رَأْسِهِ، إِذَا قَعَدَ أَرْسَلَهَا، فَتَبْلُغُ الْأَرْضَ، فَقَالُوْا لَهُ: أَلَا تَحْلِقُهَا؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَسَحَ عَلَيْهَا بِيَدِهِ، فَلَمْ أَكُنْ لِأَحْلِقَهَا حَتّٰى أَمُوْتَ فَلَمْ يَحْلِقْهَا حَتّٰى مَاتَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالطَّبَرَانِيُّ.(1)

''حضرت صفیہ بنت مجزاۃ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے سر کے اگلے حصے میں بالوں کی ایک طویل لٹ تھی۔ جب وہ بیٹھتے تھے تو اسے نیچے چھوڑ دیتے تھے اور بالوں کی وہ لٹ زمین تک پہنچ جاتی تھی۔ لوگ ان سے کہتے کہ آپ اسے منڈواتے کیوں نہیں؟ تو وہ بتاتے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ان بالوں پر اپنا دست شفقت پھیرا تھا۔ پس میں ان بالوں کو اپنی موت تک نہیں کٹواؤں گا پس انہوں نے اپنی موت تک بالوں کی اس لٹ کو نہیں کٹوایا (جسے رسول اللہ ﷺ نے مَس فرمایا تھا)۔''

اس حدیث کو امام حاکم، بخاری نے التاریخ الکبیر میں اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(1) أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٥٨٩، الرقم: ٦١٨١، والبخاري في التاريخ الكبير، ٤/١٧٧، الرقم: ٢٤٠٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/١٧٦، الرقم: ٦٧٤٦۔

٤٠. عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجْنَا وَفْدًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّ بِأَرْضِنَا بِيْعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهِ. فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهُ لَنَا فِي إِدَاوَةٍ وَأَمَرَنَا فَقَالَ لَنَا: اخْرُجُوْا فَإِذَا أَتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا، قُلْنَا: إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ وَالْحَرَّ شَدِيْدٌ وَالْمَاءَ يَنْشُفُ، فَقَالَ: مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيْدُهُ إِلَّا طِيْبًا. فَخَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا بِيْعَتَنَا، ثُمَّ نَضَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا فَنَادَيْنَا فِيْهِ بِالْأَذَانِ، قَالَ: وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِنْ طَيِّيءٍ، فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ قَالَ: دَعْوَةُ حَقٍّ. ثُمَّ اسْتَقْبَلَ تَلْعَةً مِنْ تَلَاعِنَا فَلَمْ نَرَهُ بَعْدُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

وفي رواية: فَخَرَجْنَا فَتَشَاحَحْنَا عَلٰى حَمْلِ الْإِدَاوَةِ أَيُّنَا

٤٠: أخرجه النسائي في السنن، كتاب المساجد، باب اتخاذ البيع المسجد، ٢/٣٨، الرقم: ٧٠١، وابن حبان في الصحيح، ٤٠٥/٣، الرقم: ١١٢٣، ٤/٤٧٩، الرقم: ١٦٠٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٤٢٣، الرقم: ٤٨٧٠۔

يَحْمِلُهَا فَجَعَلَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نَوْبًا لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا يَوْمًا وَلَيْلَةً.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم وفد کی صورت میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے دستِ اقدس پر بیعت کی اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: (یارسول اللہ!) ہماری بستی میں ایک گرجا ہے (اب ہم اجتماعی طور پر قبولِ اسلام کے بعد اسے گرا کر اس جگہ ایک مسجد بنانا چاہتے ہیں)۔ پھر ہم نے آپ ﷺ سے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی برکت کے لیے مانگا۔ آپ ﷺ نے پانی طلب کر کے ہاتھ دھوئے اور کلی فرمائی۔ پھر ایک ڈول میں پانی ڈال دیا اور حکم فرمایا: جاؤ، اور جب تم اپنی بستی میں پہنچو تو (اپنے) اس گرجے کو گرا کر اس جگہ یہ پانی چھڑک کر مسجد تعمیر کر لینا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا شہر دور ہے اور راستے میں بھی سخت گرمی پڑتی ہے، پانی خشک ہوجاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں مزید پانی ملاتے رہنا یہ پانی اس (نئے پانی کی) پاکیزگی (اور برکت) میں بھی اضافہ ہی کرے گا۔ بہرحال ہم وہاں سے چل کر اپنے شہر پہنچے اس گرجے کو مسمار کیا اور اس جگہ وہ پانی چھڑکا اور مسجد تعمیر کی۔ پھر ہم نے وہاں اذان دی۔ قبیلہ بنی طی میں سے ایک پادری نے جب اذان سنی تو کہنے لگا: یہی حق کی صدا ہے۔ پھر وہ ایک جانب بلندی پر چلا گیا اور اس کے بعد ہم نے اسے کبھی (وہاں) نہیں دیکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں بیان کیا کہ پھر ہم وہاں سے روانہ ہونے لگے تو ہم میں سے ہر ایک اس بات کی حرص وتمنا رکھتا تھا کہ اس مقدس پانی کو اُٹھا کر لے جانے کی سعادت اُسے مل جائے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ہم میں سے ہر ایک کی دن، رات میں اسے اٹھانے کے لیے باری مقرر فرما دی۔‘‘

اسے امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤١. عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْأَسْوَدِ السُّوَائِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصُّبْحَ، فذكر الحديث، قَالَ: ثُمَّ ثَارَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ بِيَدِهٖ يَمْسَحُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ. قَالَ: فَأَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَمَسَحْتُ بِهَا وَجْهِي فَوَجَدْتُهَا أَبْرَدَ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبَ رِيْحًا مِنَ الْمِسْکِ.

٤١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٦١، الرقم: ١٧٥١٣، والدارمي في السنن، ١/٣٦٦، الرقم: ١٣٦٧، والبخاري في التاريخ الكبير، ٨/٣١٧، الرقم: ٣١٥٤، وابن قانع في معجم الصحابة، ٣/٢٢١، الرقم: ١٢٠١، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/١٥٧١، الرقم: ٢٧٥٥۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْکَبِيْرِ.

وفي رواية: قَالَ: قَبَّلْتُ يَدَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رِيْحًا مِنَ الْمِسْکِ. رَوَاهُ ابْنُ قَانِعٍ.

وفي رواية: قَالَ: أَخَذْتُ بِيَدِهٖ، فَوَضَعْتُهَا عَلٰى صَدْرِي، فَمَا وَجَدْتُ کَفًّا أَبْرَدَ وَلَا أَطْيَبَ مِنْ کَفِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَهِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ مِنْ رِيْحِ الْمِسْکِ. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

’’حضرت جابر بن یزید بن اسود سوائی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں فجر کی نماز ادا کی۔ پھر آگے روایت بیان کرتے ہوئے فرمایا: پھر (نماز سے فراغت کے بعد) لوگ جوش و خروش سے آپ ﷺ کے دستِ مبارک کو تھامتے اور اسے اپنے چہروں پر پھیرتے جاتے۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے بھی آپ ﷺ کا دستِ اقدس تھاما اور (حصولِ برکت کے لیے) اسے اپنے چہرے پر پھیرا تو میں نے آپ ﷺ کے دستِ مبارک کو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبو دار پایا۔‘‘

اِس حدیث کو امام اَحمد، دارمی اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں بیان کیا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے دستِ

اقدس کو بوسہ دیا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔‘‘

اسے امام ابن قانع نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے آپ ﷺ کے دستِ مبارک کو پکڑا اور اسے اپنے سینے پر رکھا۔ میں نے آپ ﷺ کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ ٹھنڈی اور خوشبو دار ہتھیلی کہیں نہیں پائی۔ یہ برف سے زیادہ ٹھنڈی اور کستوری سے زیادہ خوشبو دار تھی۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

مصادر التّخریج

۱.	القرآن الحکیم۔

۲.	احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔ ۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۳.	اصبہانی، اسماعیل بن محمد بن الفضل التیمی (۴۵۷۔۵۳۵ھ)۔ **دلائل النبوۃ**۔ ریاض، سعودی عرب: دارطیبۃ، ۱۴۰۹ھ۔

۴.	بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۵.	بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۶.	بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند** بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۷.	بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **الاعتقاد**۔ بیروت، لبنان، دارالآفاق الجدید،

١٤٠١ھ۔

٨. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

٩. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ السنن الکبری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ١٤١٠ھ/ ١٩٨٩ء۔

١٠. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠۔٢٧٩ھ/٨٢٥۔٨٩٢ء) ۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

١١. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١۔٤٠٥ھ/ ٩٣٣۔١٠١٤ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔

١٢. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠۔٣٥٤ھ/ ٨٨٤۔٩٦٥ء)۔ الثقات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٥ھ۔

١٣. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠۔٣٥٤ھ/ ٨٨٤۔٩٦٥ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ،

١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

١٤. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔ ٨٥٢ھ/١٣٧٢۔ ١٤٤٩ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ/ ١٩٩٢ء۔

١٥. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔ ٨٥٢ھ/١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **تغليق التعليق على صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان، اُردن: دار عمار، ١٤٠٥ھ۔

١٦. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔ ٨٥٢ھ/١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

١٧. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (٢٢٣۔٣١١ھ/٨٣٨۔٩٢٤ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/ ١٩٧٠ء۔

١٨. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١۔٢٥٥ھ/٧٩٧۔٨٦٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

١٩. ابو داود، سلیمان بن اشعث سجستانی (٢٠٢۔٢٧٥ھ/٨١٧۔٨٨٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

٢٠. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨۔٢٣٠ھ/٧٨٤۔٨٤٥ء)۔ **الطبقات**

الکبری۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ و النشر، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

٢١. شافعی، ابوعبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠۔ ٢٠٤ھ/٧٦٧۔٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

٢٢. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩۔٢٣٥ھ/٧٧٦۔٨٤٩ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٢٣. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔ ٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٤ء۔

٢٤. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔ ٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر**۔موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

٢٥. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔ ٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٢٦. ابن ابی عاصم، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦۔٢٨٧ھ/ ٨٢٢۔ ٩٠٠ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٢٧. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/ ٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

٢٨. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/ ٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **التمهيد**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ١٣٨٧ھ۔

٢٩. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ/ ٧٤٤-٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٣٠. ابن قانع، عبد الباقی (٢٦٥-٣٥١ھ)۔ **معجم الصحابة**۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریہ، ١٤١٨ھ۔

٣١. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩-٢٧٣ھ/ ٨٢٤-٨٨٧ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/ ١٩٩٨ء۔

٣٢. مالک، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (٩٣-١٧٩ھ/ ٧١٢-٧٩٥ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٥ء۔

٣٣. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمن بن یوسف بن عبد الملک بن

یوسف بن علی (٦٥٤-٧٤٢ھ/١٢٥٦-١٣٤١ء)۔ **تھذیب الکمال۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

٣٤. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (٢٠٦-٢٦١ھ/ ٨٢١-٨٧٥ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٣٥. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (٥٤١-٦٠٠ھ)۔ **الأحادیث المختارة۔** مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النھضۃ الحدیثیہ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٣٦. نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (٢١٥-٣٠٣ھ/ ٨٣٠-٩١٥ء)۔ **السنن۔** حلب، شام: مکتب المطبوعات، ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٦ء۔

٣٧. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمٰن (٢١٥-٣٠٣ھ/ ٨٣٠-٩١٥ء)۔ **السنن الکبریٰ۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ء۔

٣٨. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/ ١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ **شرح صحیح مسلم۔** کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ١٣٧٥ھ/ ١٩٥٦ء۔

٣٩. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/ ١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ **ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین ﷺ۔** بیروت، لبنان: دار الخیر، ١٤١٢ھ/

۱۹۹۱ء۔

٤٠. ہیثمی، نورالدین ابوالحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥۔٨٠٧ھ/١٣٣٥۔١٤٠٥ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

٤١. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحیٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔٣٠٧ھ/٨٢٥۔٩١٩ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔